سوال

(94) منت پوری کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میری شادی کو آٹھ سال ہوچکے ہیں۔ اللہ کی مرضی کے اس طویل مدت میں اولاد کی نعمت سے محروم رہا۔ بہت علاج معالجہ کرایا لیکن بے سود۔ بظاہر ہم دونوں میں کوئی بیمار بھی نہیں تھا۔ ایک دن میں اذان کی آواز سن کر گھر سے باہر آیا۔ آسمان کی طرف نگاہ اُٹھائی اور اللہ کی طرف ہاتھ اُٹھا کر میں نے منت مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے اولاد کی نعمت سے نوازا تو میں اپنے دوستوں کو ایک شاندار دعوت دوں گا۔ اللہ کی مرضی کہ اس کے بعد میرے گھر ولادت ہوئی۔ میں نے دعوت کرنی چاہی لیکن بعض وجوہ کی بنا پر میں ایسا نہ کرسکا۔ حالانکہ دعوت کرنے کا میرا پکا ارادہ تھا اس کے بعد ایسا ہوا کہ میری بچی بیمار ہوئی اور کمزور ہوتی چلی گئی۔ میں نے ہر قسم کا علاج کرایا لیکن وہ ہمیں چھوڑ کر اللہ کے پاس چلی گئی۔

میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا نذر پوری نہ کرنے کی وجہ سے وہ انتقال کرگئی؟ میں اب بھی یہ نذر پوری کرنا چاہتا ہوں تو کیا میں ایسا کرسکتا ہوں حالانکہ اب تو وہ انتقال کرچکی ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سب سے پہلے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ آپ کو اولاد کی نعمت سے نوازے اور متوفیہ کو آپ کے لیے آخرت کے دن باعث اجر بنائے۔ آمین۔

آپ کی بچی کی موت اللہ تعالیٰ کی لکھی ہوئی تقدیر تھی جسے کوئی انسان بدل نہیں سکتا ہے۔ اس کی موت نذر پوری نہ کرنے کی وجہ سے نہیں ہوئی ہے۔ کیوں کہ منت پوری نہ کرنا اور موت کا واقع ہونا ان دونوں میں کوئی تعلق نہیں ہے۔ موت تو ایک فیصلہ ہے۔ جب اس کا وقت آتا ہے تو کوئی طاقت اسے ٹال نہیں سکتی۔ ہر انسان کی مدت عمر اس کی ولادت سے قبل لکھی جاچکی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَما يُعَمَّرُ مِن مُعَمَّرٍ وَلا يُنقَصُ مِن عُمُرِهِ إِلّا فى كِتـٰبٍ ... ١١ ... سورة الفاطر

’’کوئی پانے والا عمر نہیں پاتا اور نہ کسی کی عمر میں کچھ کمی ہوتی ہے مگر یہ سب ایک کتاب میں لکھا ہوتا ہے۔‘‘

البتہ آپ نے جو نذر مانی تھی اس کا پورا کرنا آپ پر فرض ہے۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے نذر پوری کرنے کا حکم دیا ہے اور ان لوگوں کی تعریف کی ہے جو نذریں پوری کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَليوفوا نُذورَهُم ... ٢٩ ... سورة الحج

''اوراپنی نذریں پوری کریں''

يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا ﴿٧﴾ ... سورة الدهر

''یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں نذر پوری کرتے ہیں اوراس دن سے ڈرتے ہیں جس کی آفت ہر طرف پھیلی ہوئی ہوگی''

سورہ توبہ کی آیت نمبر 75 اور 76 میں ان لوگوں کی مذمت کی ہے جونذریں پوری نہیں کرتے اور اللہ سے کیےگئے وعدے کوایفانہیں کرتے۔

ایک عورت نے منت مانی تھی کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر خوشی کے اظہار کےلیے دف بجائے گی اس عورت نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا تذکرہ کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی نذرپوری کرو۔ (ابوداؤد)

بچی کے انتقال کی وجہ سے آپ کی نذر ختم نہیں ہوگئی۔ کیوں کہ آپ کی نذراولاد کی ولادت کے ساتھ مشروط تھی۔ سواللہ نے آپ کواولاد عطاکی۔ اب آپ پر فرض ہے کہ آپ اپنی نذرپوری کریں۔ نذر کے سلسلے میں میں دوباتیں بتاناچاہتاہوں :

1۔ جمہور علماء کے نزدیک نذریں اورمنتیں ماننا مکروہ ہے۔ گرچہ کسی اچھے کام مثلاً نفل نماز پڑھنا یاقربانی کرنے کی ہو۔ اس کی دلیل حدیث نبوی ہے :

"نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ: إِنَّهُ لاَ يَرُدُّ شَيْئًا وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ" (بخاری۔ مسلم۔ احمد)

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نذرماننے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ اس سے تقدیر نہیں بدلتی۔ البتہ اس کے ذریعے سے کسی بخیل شخص سے کچھ مال نکالا جاسکتا ہے۔''

اس کراہت کی وجہ سے یہ ہے کہ لوگ نذریں مان کریہ اعتقاد کرنا شروع کردیں کہ نذراورمنت تقدیر کے فیصلے کوبدل سکتی ہے۔ نذرماننے میں ایک قباحت یہ بھی ہے کہ بندہ کسی اچھے کام کی منت اس شرط کے ساتھ مانتا ہے کہ اس کا ذاتی فائدہ پورا ہوجائے۔ مثلاً اگراللہ نے مجھے اولاد عطاکی تومیں ایک جانورذبح کروں گا یا ایک مسجد بنواؤں گا۔ گویاکہ آپ نے ایک اچھے کام کواپنے ذاتی مفاد کے ساتھ مشروط کردیا۔ اگرآپ کویہ فائدہ نہ پہنچا توآپ وہ اچھا کام بھی نہ کریں گے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کی نیت اللہ کوخوش کرنا نہیں ہے بلکہ اپنا ذاتی فائدہ حاصل کرنا ہے۔ اورظاہر ہے کہ یہ ایک اچھی بات نہیں ہے۔

بہرحال نذرماننا مکروہ ہی سہی لیکن نذرماننے کے بعد اس کا پوراکرنا تمام علماء کے نزدیک فرض ہے۔

2۔ دوسری بات یہ ہے کہ منت اگرماننی ہوتوکسی ایسی چیزکی ماننی چاہیے جس میں اللہ کی عبادت اوراس کا تقرب مقصود ہو۔ مثلاً نفل نماز پڑھنا، قربانی کرنا یاروزے رکھنا وغیرہ۔ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے :

"لَا نَذْرَ إِلَّا مَا ابْتُغِيَ بِهِ وَجْهُ اللَّهِ "

''نذرنہیں ہے سوائے اس چیز میں جس سے اللہ کی خوشنودی مقصود ہو''

اسی لیے بعض علماء نے کہا ہے کہ اگرنذرکسی ایسے کام کی مانی جائے جس سے اللہ کی خوشنودی مقصود نہ ہوتووہ سرے سے نذرہی نہیں ہے۔

اس حدیث کی روسے آپ کوچاہیے تھاکہ دوستوں کو دعوت دینے یاتقریب منانے کی منت کی بجائے کسی ایسے کام کی منت ماننے جس سے اللہ کا تقرب مقصود ہو۔ دوستوں کو دعوت دینا بھی اللہ کے تقرب کا ذریعہ ہوسکتا ہے اگردوستی اللہ کےلیے ہو۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی یوسف القرضاوی

قسموں اور منتوں کے مسائل، جلد:1، صفحہ:219

محدث فتویٰ